افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی
ضبط۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

حرمتِ متعہ، حرمت تجثیم (تعذیب ذی روح) کی توضیح اور اکل بالیمین کے برکات

ذیل میں اولاً سابقہ درسِ ترمذی شریف کا بقیہ ہے جس میں حرمتِ متعہ کی مزید توضیح اور عمل تجثیم کی حرمت کی تشریح ہے ضمن ضمن میں احادیث کی سندی بحث بھی آگئی ہے جو اگرچہ عام قارئین کی سمجھ کی نہیں ہیں تاہم اہل علم، اساتذہ اور طلبۂ علم حدیث کے نفع کی چیز ہے سابقہ درس کے افادات کے بعد ترمذی شریف کے ایک باب کا مستقل درس شریک کردیا گیا ہے۔

سند سے متعلق بحث

عن الزھری۔ امام زہری یہاں حدیث کے مدار ہیں ح یہ تحویل من سند الی سندٍ ہے یعنی ۔ من اول الاسناد۔ جبکہ اول الاسناد امام ترمذیؒ ہیں۔ یہ تحویل ہے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف۔ پہلی سند میں چار واسطے ہیں محمد بن بشارؒ عبدالوہاب ثقفیؒ، یحییٰ بن سعیدؒ اور مالک بن انسؒ گویا امام ترمذیؒ چار واسطوں سے زہریؒ تک پہنچتے ہیں۔ جب کہ دوسری سند میں صرف دو واسطے ہیں ایک ابن عمرؓ اور دوسرے سفیان بن عیینہ جتنے بھی واسطے کم ہوتے ہیں اسی قدر سند اعلیٰ ہوتی ہے۔

ائمہؒ اہل بیت اور متعۃ النساء سے نہی

عن عبداللہ والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیھما عن ق اہل تشیع کے معتقدات غلط اور عقائد باطل ہیں پھر خدا تعالیٰ نے ان کو ائمہ اہل بیت کے ذریعہ سے باطل قرار دیا ہے اس سند کے تمام راوی ائمہ اہل بیت ہیں یہ وہ ائمہ ہیں جو ائمۂ اثنا عشریہ میں شامل ہیں وہی سب متعۃ النساء کا رد کرتے ہیں۔ یہاں ایک امام عبداللہ

اور دوسرے حسن ہیں یہ دونوں محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، محمد بن علی وہی مشہور محمد بن الحنفیہ ہیں ان کا ایک عظیم دینی اور سیاسی کردار اور تاریخی مقام ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کے حکمرانوں کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ رح کے ساتھ مل کر بڑی بڑی تحریکیں چلائی ہیں یہ ایک بہت بڑی داستان ہے اور تاریخ کا روشن باب ہے۔

عن ابیھما۔ یہ اب وہی محمد بن الحنفیہ رح ہوئے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں، گویا سب ائمہ اہل بیت ہیں۔ جو متعۃ النساء سے نہی کی روایت نقل کرتے ہیں۔

قال الزھری۔ قال کی ضمیر کا مرجع سفیان ہیں۔

تعدیلِ حسن وعبداللہ

وکان ارضاھما۔ یعنی دونوں بھائیوں عبداللہ اور حسن میں ثقاہت وعدالت اور رتبہ ومقام کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ حسن تھے۔

ارضیٰ اسم تفضیل بمعنی مرضی کے۔ اسم تفضیل بمعنی مفعول کے خلاف القیاس آتا ہے۔ ممن ترضون من الشھداء۔ یہاں ترضون بمعنی مرضی کے ہے۔ یہ توہین وتحقیر نہیں خداداد عطیہ وعنایت اور تعیین درجات ہے جو وہ اپنے اساتذہ میں کر رہے ہیں۔

ابن عیینہ سے مراد سفیان بن عیینہ ہیں وکان ارضاھما عبداللہ بن محمد گویا دونوں برابر ہوئے ایک عظیم محدث نے حسن کو پسندیدہ اور دوسرے نے عبداللہ کو حسن قرار دیا۔ دونوں کی تعدیل ہوئی۔

حرمتِ متعہ کے عدمِ نسخ کی مزید تائید

حرم یوم خیبر۔ یہی وہ تاویل اور استدلال تھا جس کی مزید تائید ہوئی کہ حرمتِ متعہ کا نسخ نہیں ہوا وجہ ظاہر ہے ذی ناب من السباع تو کبھی حلال نہ ہوئے وہ تو پہلے سے حرام تھے مگر پھر بھی ان کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔

اگر بالفرض حلت کی نسخ کا اعتراف کیا جائے تو مجثمہ اور ذی ناب من السباع کو بھی اسی لڑی میں پرو دیا جائے گا جس میں متعۃ النساء کی حرمت کے نسخ کو پرو دیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایسے مواقع پر آپؐ نے محرمات کا اعلان کیا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اعلانِ حرمت سے قبل ان کا حکم حلت کا تھا۔ السباع مختطف من الحیوان کو کہتے ہیں جس میں طبعاً اختطاف ہو۔ جو جبراً قہراً اور سہ چھین کر غلبۃً ایک چیز کھائے۔ قال فی شرح السنۃ اراد بکل ذی ناب ما یعدو بناب علی الناس واموالھم کالذئب والاسد والکلب ونحوھا (تحفہ ج ۲ صفحہ ۶۹)

حرمتِ تجثیم یعنی تعذیبِ ذی روح حرام ہے

والمجثمہ۔جثم کہتے ہیں پیوست کرنا۔ ایک پہلوان جب دوسرے کو گراکر اس کے سینہ پر بیٹھ کر گھٹنے ٹیک دے اور اس کی پشت زمین سے لگا دے تو جثم ہے الشیطان جاثم شیطان سینہ پر بیٹھا اور گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے۔ امام جزری فرماتے ہیں۔

ھی کل حیوانٍ ینصب ویرمی لیقتل الا انہا تکثر فی الطیر والارانب واشباہ ذٰلک مما یجثم فی الارض ای یلزمہا ویلتصق بہا وجثم الطائر جثوماً و ھو بمنزلۃ ابروک الابل (نہایہ)

زمانۂ جاہلیت میں تیراندازی کے وقت ایک ذی روح چیز کو نشانہ بناتے۔جب نشانہ پر رکھی ہوئی ذی روح چیز تیر کا ہدف بنتی اور زخمی ہو کر چیختی ،کراہتی تو ان کو یقین ہو جاتا کہ تیر نشانے پر بیٹھا ہے اسی ہدف کو مجثمہ کہتے ہیں۔ اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ حیوان حلال ہو یا حرام مطلق حیوان کی اذیت و تکلیف کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ آپؐ رحمۃ اللعالمین ہیں تمام کائنات کے لیے، انسان کے لیے بھی حیوان کے لیے بھی، آپ نے احادیث میں واقعات پڑھے ہوں گے اونٹوں پر شفقت کرنے مظلوم ہرن کو مالک سے چھڑانے بلی کو بندھن سے آزاد کرنے کے کیسے کیسے مشفقانہ واقعات ہیں۔بلی کو ظلماً سزا اور تعذیب کی وجہ سے ظالم جہنم کے حقدار ٹھہرے اسی طرح ایک کتے کی پیاس بجھانے والے رحمدل انسان جنت کے مستحق بنے۔اسلام میں حیوانات کے بھی حقوق ہیں یہ ایک مستقل باب ہے۔

بہرحال حیوانات ذی مخلب ہیں یا غیر ذی مخلب ، ذی ناب ہیں یا غیر ذی ناب ، ان سب کی تعذیب مجثمہ (ہدف) کے طور پر حرام ہے حتیٰ کہ خنزیر اور موذی درندوں اور ان کے بچوں کو بھی اس طرح کا ہدف بنایا جائے تو وہ بھی حرام ہے۔ اسی طرح اگر ایک حلال حیوان مرغی وغیرہ ہے اگر وہ بھی تجثیم کے عمل سے ماردی جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

معصوم بچوں پر بعض عرب شیوخ کا ظالمانہ کھیل

آج کل بعض ممالک میں عرب شیوخ اونٹوں کی دوڑ میں مقابلہ کرتے ہیں۔ اونٹوں کی مسابقت اور دوڑ کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کے ساتھ باندھ دیتے ہیں جو وہ غریب ممالک سے خرید کرلاتے ہیں۔ جب اونٹ بھاگتا ہے تو وہ بچے خوف سے چیختے ہیں چلاتے ہیں جس سے اونٹ گھبرا کر اور تیز دوڑتا ہے اسی میں بچے مرجاتے ہیں اور اگر کوئی زندہ بھی بچ جائے تو اس کی

ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس کے حواس معطل ہو جاتے ہیں پھر وہ کسی بھی کام کا نہیں رہتا۔ مگر وہ بدبخت صرف اونٹ کے اوّل نمبر کے آنے کے شوق میں ظلم کی یہ بدترین روایات قائم رکھے ہوئے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ اگر بلی کا بچہ بھی اونٹ کے نیچے باندھ دیا جائے تو یہ عمل حرام ہے چہ جائے کہ انسان کا بچہ ہو۔ اونٹ پر اس کی طاقت سے زیادہ بار برداری بھی حرام ہے پھر انسان کے معصوم اور بے گناہ بچوں پر ان کی قوت برداشت سے ہزار چند بڑھ کر یہ ظلم و ستم کیونکر جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔

گزشتہ ادوار میں جب جہاد کی ضرورت کے پیش نظر شدید حالات میں تیر اندازی سیکھنے کے لیے بغیر مجسمہ کے کوئی دوسرا چارہ کار ہی نہ ہوتا تو جواز کی گنجائش مع الکراہت بعض حضرات نے نکالی ہے۔ مگر موجودہ دور میں نشانہ بازی کے جو جدید ترین طریقے اور آلات آتے ہیں اس قسم کے فتویٰ جواز کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

باب ما جاء فی النہی عن الاکل والشرب بالشمال

عن عبداللہ بن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم بشمالہ ولا یشرب بشمالہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی نہ تو بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے اور نہ پانی پیئے کہ شیطان بھی بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے

اسلام میں تیمّن کی اہمیت اور حیثیت

حدیث باب میں بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے پینے کی ممانعت کا بیان ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر حالات اور اپنے عام معمولات میں تیمّن کو ترجیح دی ہے طعام خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا اس میں تیمّن کی مزید تاکید فرمائی ہے حتیٰ کہ شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن فی طہورہ اذا تطہر وفی ترجلہ اذا ترجل وفی انتعالہ اذا انتعل (شمائل ترمذی)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے کنگھی کرنے میں تیمّن اختیار فرماتے حتیٰ کہ جوتا پہننے میں بھی دائیں کو مقدم رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اور ہمیشہ کا معمول بیان فرمایا ہے جو ان تین چیزوں میں محصور نہیں ہے۔

ایک اصول کی توضیح اسلامی تعلیمات میں تیمن کو ان چیزوں اور ایسے امور میں ترجیح دی گئی ہے جن میں جسم کو فائدہ ہو، حسن ہو، بقا ہو کل ما کان من قبیل التکریم والتشریف و الزینۃ جو کام از قبیل اکرام و احترام ہو اس میں تیمن کو ترجیح دی جائے گی جس میں اعزاز و شرافت ہو حسن اور جمال ہو اس میں تیمن محمود ہے۔ قدرتی طور پر بعض امور افعال اور اشیاء حقیر خسیس اور گھٹیا پیدا کیے گئے ہیں جب کہ بعض شریف ہیں اعلیٰ اور عمدہ ہیں پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ پاک نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر فضیلت دی ہے قرآن مجید میں بھی اہل جنت کو اصحاب الیمین اور اہل جہنم کو اصحاب کہا ہے مقصود دائیں ہاتھ کی تکریم اور بائیں پر اس کو فضیلت دینا ہے۔ کپڑے پہننا از قبیل تکریم ہے ننگا رہنا، اور ننگا ہونا از قبیل شرافت و کرامت نہیں لہٰذا قمیض پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کیا جائے گا۔ دائیں آستین پہلے پہنی جائے گی، اتارتے وقت بائیں آستین کو پہلے نکالا جائے گا۔

پاؤں کا ڈھانکنا، پاؤں کی تکریم ہے اور ان کا ننگا کرنا از قبیل تکریم نہیں۔ لہٰذا جوتے پہنتے وقت تیمن کو ترجیح ہوگی اور آتارتے وقت بائیں جانب کو، اسی طرح سوار ہونے کا بھی یہی حکم ہے۔ سر کی کنگھی کرنا تزیین و تحسین ہے تو دائیں جانب سے شروع کی جائے گی۔

مسجد میں داخل ہونا اعزاز و شرافت اور اکرام ہے تو دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا سنت ہے یہی اسلام کی تعلیم ہے مسجد سے نکلنا، اکرام و تعظیم نہیں تو نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنا چاہیئے مسجد تو منافق کے لیے بمنزلہ جیل خانہ ہے اور مومن کے لیے جنت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سنتوں میں تطبیق مسجد سے نکلتے وقت جوتے پہننے پڑتے ہیں جوتے پہننا اکرام و شرافت اور اعزاز ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بایاں پاؤں مسجد سے نکالتے اور مگر جوتا نہ پہنتے دایاں پاؤں نکالتے تب دائیں پاؤں میں جوتا پہلے پہنتے بعد میں بائیں پاؤں میں جوتا پہنتے تھے اس طرح ہر دو میں اصولِ تیمن کو مدِ نظر رکھا جاتا تھا۔ سلفِ صالحین اور اکابرین نے بھی اپنے معمولات میں دونوں سنتوں کو ملحوظ رکھا ہے۔

امور شریفہ کے لیے اعضاء شریفہ اور امور خسیسہ کے لیے اعضاء خسیسہ کا تقرر ہوا ہے۔

اسلامی تعلیمات اور نبوی ارشادات میں اِنسان کے اندام و جوارح میں سے بعض کو امور شریفہ کیلئے بعض کو امور خسیسہ کے لیے خاص کر دیا گیا ہے نیکی اور خیر کے جملہ امور جیسا کہ عرض کیا گیا، کپڑے پہننا، دخول مسجد، کنگھی کرنا، روٹی کھانا وغیرہ میں تیامن کو تفضیل و تقدیم دی گئی ہے۔ بہرحال اس طبعی و خلقی اور شرعی فطرت کے پیش نظر ضروری ہے کہ امور شریفہ کو اعضاء شریفہ سے اور امور خسیسہ کو اعضاء خسیسہ سے انجام دیا جائے۔ بائیں ہاتھ میں ہدایات یہ ہیں کہ اس کو خسیس امور مثلاً استنجاء اور بدن کی صفائی وغیرہ میں استعمال کیا جائے، پاک صاف متبرک مقدس اور امور شریفہ کے لیے دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کو طعام اور کھانے پینے کے لیے استعمال فرمایا۔ اور استنجاء، نجاست اور اعضاء مخصوصہ کو مس کرنے سے محفوظ رکھا بائیں ہاتھ کو نجاست اور بدن کی صفائی کے لیے مقرر فرمایا۔ اس سنتِ نبویؐ کا ترک ایک امر مستحب اور وضع الٰہیہ کا ترک ہے جو اساءت اور قباحت ہے

تیامن، استحباب اور ترک، اساءت ہے

دائیں ہاتھ کے ساتھ (اکل بالیمین) کھانا سنت ہے، بعض حضرات نے تو اسے واجب قرار دیا ہے وجوب کا یہ قول امام شوکانیؒ سے منقول ہے۔ قال الشوکانیؒ فیہ النھی عن الاکل والشرب بالشمال والنھی حقیقۃ فی التحریم کما تقرر فی الاصول لایکون لمجرد الکراھۃ فقط الا مجازا مع قیام صارف

عمر بن ابی سلمہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کل بیمینک فرمایا ہے جو امر ہے اور امر وجوب کے لیے آتا ہے فان الاصل فی الامر الوجوب مگر جمہور ائمہ اہل سنت نے استحباب کو ترجیح دی ہے جیسا کہ امام نوویؒ نے اس پر تصریح کی ہے۔ قال النووی وھذا اذا لم یکن عذر فان کان عذر یمنع الاکل والشرب بالیمین من مرض او جراحۃ او غیر ذلک فلا کراھۃ فی الشمال وقال فیہ استحباب الاکل والشرب بالیمین وکراھتھما بالشمال

وجہ ظاہر ہے کہ اگر وجوب تسلیم کرلیا جائے تو امت پر شدت اور تضییق آتی ہے۔ اکل و شرب بالیمین من قبیل عبادت نہیں ہے۔ جمہور کہتے ہیں یہاں امر شفقت و احسان اور استحباب کے لیے ہے احناف اسی کے قائل ہیں کہ تیامن مستحب اور ترک اساءت ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم بغیر عذر اور ضرورت کے بائیں ہاتھ سے کھانا (اکل بالشمال) مکروہ ہے۔ اگر ایک آدمی باوجود علم و معرفت کے جان بوجھ کر بغیر عذر و ضرورت کے اکل بالشمال (بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے) تو یہ حرام ہے ایسے شخص کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تو اس شخص کے ہاتھ شل ہوگئے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلاً یاکل بشمالہ فقال کل بیمینك قال لا استطیع قال لا استطعت فما ارفعها الی فیہ بعد۔

تاہم یہ ملحوظ رہے کہ یہ کھانے پینے کا فعل مکروہ یا حرام ہے مگر ماکول و مشروب مکروہ و حرام نہیں قرار دیا جا سکتا جو ماکولات و مشروبات حلال اور مباح ہیں وہ اس کے ارتکابِ فعلِ مکروہ یا حرام سے مکروہ اور حرام نہیں ہوتے۔

البتہ مجبوری ہے۔ عذر ہے، ضرورت ہے یا دایاں ہاتھ نہیں ہے، بیمار ہے تو اجازت ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھالے۔

لا یاکل جملہ خبریہ ہے اور لا یاکل نہی ہے، دونوں صحیح ہیں تاہم نہی صراحتہً کے مقابلہ میں جملہ خبریہ جو نہی کو متضمن ہو موکد ہے بشمالہ میں بآ استعانت کے لیے ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی علتِ کراہت فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ میں علتِ کراہت بیان کردی کہ یہ شیطانی کام ہے شیطانی امور سے اجتناب کی مسلمانوں کو تاکید ہے امام قرطبی فرماتے ہیں من فعل ذلك تشبہ بالشیطان وابعد وتعسف ہر وہ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور آپؐ کی سنت ہے شیطان اس سے ناراض ہوتا ہے اور اس کی ضد پر خوش ہوتا ہے منہیاتِ شارع اسے محبوب ہیں اور مرضیاتِ شارع اور ماموراتِ شارع سے اسے نفرت ہے، خیر، حق، ہدایت اور نیکی وصالحیت سے اسے فطری بیر ہے۔

الشیطان عام ہے سید الجان اور اصل ابلیس بھی اس کا مصداق ہے اور اس کی ذریت بھی مسلمانوں کو شیطانِ مردود و مبغوض سے مشابہت سے اجتناب کی تعلیم ہے۔ من تشبہ بقوم فھو منھم جس قوم کی تہذیب و تمدن، اخلاق و اعمال اور صورت و کردار اپنا لیا جائے تو وہ اس قوم میں شمار ہوتے ہیں۔

تمام شیطانی قوتوں سے نفرت واجتناب کی ضرورت

شیطان کو کسی نے بھی نہیں دیکھا مگر شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کی مشابہت نہ اختیار کی جائے اگر جن افراد یا قوموں کو ہم مشاہدۃً دیکھتے ہیں کہ بائیں ہاتھ سے کھاتے اور سنتِ نبویؐ کا مذاق اڑاتے ہیں تو ان کی مشابہت تو بطریقِ اولیٰ ممنوع ہونی چاہیئے۔

یہود ونصاریٰ، امریکیوں اور انگریزوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ ان کے کردار اعمال، تہذیب وتمدن اور تعلیم اور نظام کی بنیاد ہی شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے تو ہم ان کے بود وباش اور طور طریقوں سے خود کو محفوظ رکھیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اکل وشرب فطری امور ہیں فطریات میں جب شیطان اور شیطانی قوتوں سے تشبہ حرام ہوا تو عبادات میں تو بطریقِ اولیٰ تشبہ حرام ہے ایسا تشبہ اختراع وبدعت ہوگا کہ ہم عبادات میں مشرکین، اہل کتاب، ہندوؤں اور بت پرستوں کے ساتھ معمولی سا تشابہ اختیار کرلیں مثلاً قبر پرستی یہ وہی مشرکین کی اصنام پرستی اور بت پرستی ہے جو شرعاً ممنوع اور شرک ہے۔

بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے کی وجہ سے شیطان بھی شریک طعام ہوجاتا ہے۔

یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ۔ میں ایک توجیہ یہ بھی کی گئی ہے کہ ہٖ ضمیر غائب کا مرجع احدکم ہے تو معنیٰ یہ ہوگا کہ شیطان بھی اس کے بائیں ہاتھ سے کھانے کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوجاتا ہے اور سب کچھ بے برکت ہوجاتا ہے باآسیئت کے لیے ہے شیطان اس پر خوش ہوتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے والا میرا دوست ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسلام کے امورات کی مخالفت کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مرفوع حدیث ہے من اکل بشمالہ اکل معہ الشیطان (الحدیث)۔ قال الحافظ والاولیٰ حمل الخبر علی ظاھرہ وان الشیطان یاکل حقیقۃ لان العقل لا یحیل ذلک وقد ثبت الخبر بہ فلا یحتاج الی تاویلہ (تحفۃ الاحوذی)

الشیطن۔ ویسے تو شیطان ہر سرکش اور شریر کو کہتے ہیں سیبویہ جو لغتِ عربیت کے امام ہیں نے الکتاب میں کبھی اس کے نون کو زائد اور کبھی اصلی لکھا ہے (تاج العروس فصل الشین من باب الطاء) اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اشتقاق میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک اس

کا وزن فیعال ہے لہٰذا اس کا نون اصلی ہے اور شطن سے مشتق ہے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں اسم فاعل شاطن ہے ۔ شیطان نیکی اور حق سے دور ہے ۔ کوفیوں کے نزدیک اس کا وزن فعلان ہے اور نون زائد ہے شاط یشیط سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہلاک ہونے کے آتے ہیں شیط کا استعمال جلنے ہلاک ہونے، باطل ہو جانے الغرض کئی معنوں میں ہوتا ہے شیطان سرکش و متمرد میں یہ ساری صفتیں یکجا موجود ہیں وہ دنیا میں غصہ اور حسد سے جیتا مرتا ہے آخرت میں دوزخ میں جلے گا اور ہلاک ہوگا ۔ خود غلط راہ پر چلتا ہے اوروں کو لے جاتا ہے خود باطل پر ہے غلط کار ہے، بہرحال اس میں یہ بھی یاد رہے کہ اس میں جلنے کے معنی حقیقی ہیں اور معنیٰ مجازی ۔

اصح ۔ کیونکہ مالک وابن عیینہ دونوں معمر اور عقیل سے اعدل ہیں ۔ دونوں کو سند میں تعدیل وثقاہت زیادہ حاصل ہے ۔ لان مالکاً وابن عیینۃ اجل واوثق من معمر و عقیل وقد تابعہما عبید اللہ بن عمر ۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۲۱)

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوانِ بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظامِ اسلام کی جنگ، آغاز، رفتارِ کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہادِ افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے ۔

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حقانیہ ○ اکوڑہ خٹک ○ نوشہرہ
سرحد (پاکستان)

۵۴۰